زاد الطالب

(منتخب دعاؤں کا مجموعہ)

تالیف

صفی احمد مدنی

ناشر: شریف غالب بن محمد الیمانی اسلامک ریسرچ اکیڈمی، حیدر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

منہاج السنت ڈاٹ کام پر تمام ''پی ڈی ایف''کتب قارئین کے مطالعے اور دعوتی واصلاحی مقاصد کے لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے،اوران کتب کو تجارتی یادیگرمادی مقاصد کے لیے استعمال کرنااخلاقی ،قانونی وشرعی جرم ہے۔

منہاج السنت النبویہ ﷺ لائبریری ٹیم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

زاد الطالب

من الأدعية المأثورة

تالیف

صفی احمد مدنی

ناشر

شریف غالب بن محمد الیمانی اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کنتہ پیٹ، حیدر آباد

کتاب کا نام : زاد الطالب من الأدعية المأثورة

تالیف : صفی احمد مدنی

تعدادِ اشاعت : 3000

سن اشاعت : مارچ 2015ء

کمپوزنگ : سہیل گرافکس، سعید آباد، حیدرآباد Ph: 9246161020

ناشر : شریف غالب بن محمد الیمانی اسلامک ریسرچ اکیڈمی

کنتہ پیٹ، حیدرآباد

ملنے کے پتے

۱۔ شریف غالب بن محمد الیمانی اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کنتہ پیٹ، حیدرآباد

۲۔ صفی احمد مدنی، مسجد محبوبیہ، چنچل گوڑہ، حیدرآباد

۳۔ مکتبہ الاثر، پرانی حویلی، حیدرآباد

فہرست

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد
وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد:

دعا عبادت ہے اور مسلمان کی ضرورت ہے، دعا کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے، ہر انسان مانگتا ہے، دین اسلام میں اللہ عزوجل سے مانگنے کو ضروری قرار دیا گیا ہے اور بندہ کو دین و دنیا کی ہر ضرورت میں مانگنے اور اللہ سے رجوع ہونے کا حکم ہے۔ اور ارشاد الٰہی ہے: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ (المومن) ترجمہ: تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا۔ یقیناً جو لوگ میری بندگی سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اور فرمان الٰہی ہے: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرۃ)

ترجمہ: اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں بہت نزدیک ہوں، پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں پس ان کی میری بات مان لینا چاہیے اور مجھ پر ایمان لانا چاہیے امید کہ وہ سیدھے راستے پر چلیں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا ہی عبادت ہے (۴/۲۶۷) امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عبادت کا مغز دعا ہے'' (کتاب الدعاء)

قرآن کریم کی دعاؤں کے علاوہ احادیث نبویہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بکثرت دعائیں موجود ہیں جو زندگی کی ہر کیفیت میں بندگی کا اظہار ہیں اور اللہ عزوجل سے گہرے تعلق و ربط کی دلیل میں زندگی کے ہر مرحلہ میں خوشی کا موقع وہ یا غم کا۔ آسانی کا ہو یا سختی کا ذات الٰہی کی طرف متوجہ رہنا بندگی کی شان اور ایمان کی دلیل ہے۔

اس کتابچہ میں اہم دعائیں جمع کی گئی ہیں طالب علم پر ضروری ہے کہ ان کو یاد کرلیں اور حسب موقع پڑھتے رہیں یہی ان کے لئے بہترین توشہ ہے۔ اسی طرح ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے یہ دعائیں اہم ہیں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا ترکہ ہے اور ساری اُمت کے لئے ہدایت ورحمت ہے۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ بندگی کا کام زندگی کے تمام امور کو گھیرے ہوئے ہے، ارشاد الٰہی ہے: وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (الحجر:۹۹) یعنی بندگی کا کام سانس کے سلسلہ کے جاری رہنے تک کرنا ہے۔ اور مسلمان کا ہر کام بندگی کے دائرے میں داخل ہے۔ خواہ کھانا پینا ہو، یا کمانا اور خرچ کرنا یا بندوں سے تعلقات قائم کرنا اور ان کے حقوق کو ادا کرنا وغیرہ۔ بندگی کا اظہار دعا سے ہوتا ہے۔ اور ہر قدم و مرحلہ پر بندہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس سے مانگتا ہے، یا شکر ادا کرتا ہے یا اس کی پاکی و بڑائی بیان کرتا ہے۔ الغرض زندگی کا ہر کام بندگی ہے اور بندگی کا اظہار دعا سے ہوتا ہے۔

اس کتابچہ میں منتخب دعائیں ہیں جو قرآن کریم واحادیث نبویہؐ سے ماخوذ ہیں۔ ان دعاؤں میں توبہ واستغفار وعذاب جہنم سے نجات اور دنیا کی نعمتوں کا ذکر ہے، شکر و ایمان کی توفیق طلب کی گئی ہے، شیاطین واشرار کے شر سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ رب العالمین کے سوا کوئی اشرار کے شر سے بچا نہیں سکتا ہے۔ اس لئے عاجزی واصرار کے ساتھ اس کی پناہ کو مانگنا چاہیئے، دنیا وآخرت کی معمولی وغیر معمولی ہر نعمت وبھلائی کو اللہ ہی سے مانگنا چاہیئے۔

یہ دعائیں نمونہ ہیں، اللہ کے نیک وپسندیدہ بندوں کی دعائیں ہیں، جو ہمارے لئے رہنمائی وہدایت ہیں۔ ان دعاؤں کو مستقل پڑھنے سے ضرور فائدہ حاصل ہوگا ان شاءاللہ۔ ایمان میں اضافہ ہوگا اور قرب الٰہی حاصل ہوگا۔ ان دعاؤں کا اردو ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ دعا کرتے وقت ان کا معنی ومفہوم ذہن میں رہے اور دعا میں تاثیر پیدا ہو جائے۔ ترجمہ پر برابر نظر رہنی چاہیئے یہاں تک کہ ذہن نشین ہو جائے۔

رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ بندگی کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ زندگی کے مختلف امور میں آپ کی دعاؤں اور دیگر انبیاء کرام کی دعاؤں میں اللہ

عزوجل سے التجا اور اپنی کمزوری کا اظہار اور اللہ کی عظمت وبزرگی وقدرت کا اعلان ہوتا ہے جو اصل توحید ہے۔ آپ ﷺ کی دعاؤں میں بندگی کی عاجزی اور ہر وقت اللہ عزوجل کی طرف رجوع ظاہر ہوتا ہے جو شخص آپ ﷺ کی دعاؤں کو بار بار پڑھے گا اس پر تمام مخلوقات کی عاجزی اور اللہ کی عظمت وجلال کا علم حاصل ہوگا اور اس کے دل میں اللہ کی محبت، بزرگی اور اس کی بندگی کا جذبہ اور مخلوقات سے بے نیازی پیدا ہوگی۔ آپ ﷺ کی دعاؤں اور انبیاء کرام وصالحین کی دعاؤں کو جو قرآن کریم میں وارد ہیں، بار بار توجہ سے اور سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔ ان شاء اللہ اس سے اجر وثواب حاصل ہوگی اور ایمان ویقین میں ترقی ہوگی اور آخرت کی کامیابی حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ

قران کریم کی دعاؤں کے علاوہ احادیث رسول ﷺ میں بکثرت دعائیں موجود ہیں جو زندگی کی ہر کیفیت میں بندگی کا اظہار ہیں۔ خوشی کا موقع ہو یا غم کا، آسانی کا ہو یا سختی کا۔ اس کتابچہ میں اہم دعائیں جمع کی گئی ہیں، طالب علم کے لئے لازم ہے کہ ان دعاؤں کو یاد رکھے اور حسب موقع پڑھتے رہے۔ اسی طرح ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے مفید ہیں۔ یہی بہترین توشہ ہے۔ قوی امید ہے کہ مسلمان بھائی بہن اس کتابچہ سے خوب فائدہ اٹھائیں گے۔

میں اس کتاب کی طباعت میں برادر عزیز مولوی ارشاد سہیل عمری وفقہ اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے بڑی محنت سے اس کی کمپوزنگ وغیرہ کی خدمت انجام دی، جزاہ اللہ خیرا، اور اسی طرح ان تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرا ہر طرح سے تعاون کرتے رہتے ہیں، اللہ عزوجل ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور ان کی زندگیوں میں خیر وبرکت دے۔ میں اس کتابچہ کو محترم بھائی فضیلۃ الشیخ ابو خالد فلاح بن خالد المطیری حفظہ اللہ کے لئے صدقہ جاریہ بنادیتا ہوں۔ جو جمعیۃ احیاء التراث الکویت میں ذمہ دار ہیں اور اس کے ذریعہ مبلغین کی امداد اور خیر کے کاموں میں خوب حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اللہ عزوجل اس کتابچہ کو ان کے حسنات میں داخل فرمادیں اور اس کا اجر وثواب ان کو عطا فرمائے، اور ان کی تمام نیکیوں کو قبول فرمائے اور ان کے لئے ذخیرہ آخرت بنادے۔ آمین وصلی اللہ علی النبی وسلم

کتبہ
صفی احمد مدنی

۱۸ر فروری ۲۰۱۵ء

دعا کرنے والے کے لئے شرائط

اللہ سے مانگنے والے کے لئے مندرجہ ذیل امور لازم ہیں۔

۱۔ ایمان واخلاص: اللہ سے مانگنے والا اللہ کی کتاب قرآن مجید کو کلام الٰہی مانتا ہو اور اس کے رسول محمد ﷺ کی رسالت پر یقین رکھتا ہو اور اپنے عمل کو محض اللہ کی رضا کے لئے خالص کرتا ہو۔ ارشاد الٰہی ہے۔ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (الاعراف:۲۹) ترجمہ: اور تم اس کو پکارو اس کے لئے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے۔

۲۔ کسب حلال کا اہتمام: ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ کسب حلال کا اہتمام کرے۔ اس کی غذا ولباس وغیرہ حلال کمائی کی ہو اور حرام ومشتبہ مال سے بچتا ہو۔ ارشاد الٰہی ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (المومنون:۵۱) ترجمہ: اے رسولو! پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ اور نیک کام کرو۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص لمبے سفر میں ہے بکھرے بال والا اور گرد وغبار میں اٹا ہوا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف لمبا کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اس کی دعا کیسے قبول ہوگی جب کہ اس کی غذا حرام کی ہے اس کا پینا حرام کا ہے اور اس کا لباس حرام کا ہے۔ (البخاری، کتاب الزکاۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب)

۳۔ بڑے گناہوں سے پرہیز: بڑے گناہوں سے پرہیز لازم ہے ورنہ اس کا ایمان کمزور سے کمزور ہوتا جاتا ہے اور وہ اللہ عزوجل سے دور ہوجاتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔
اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ

الْمَغْفِرَةِ ط (النجم: ۳۲) ترجمہ: وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔ سوائے چھوٹے گناہ کے۔ بے شک آپ کا پروردگار کشادہ مغفرت والا ہے۔

دعا کی قبولیت کے لئے بلکہ عبادات کی قبولیت کے لئے اخلاص اور حلال کمائی اور بڑے گناہوں سے بچنا ضروری ہے۔

آداب دعا

مسنون ذکرو دعا اور اپنی طرف سے دعا کے کلمات کی ادائیگی کے وقت خشوع وعاجزی ضروری ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا (الاعراف: ۵۵) ترجمہ: تم اپنے پروردگار کو گڑگڑاتے ہوئے پکارو۔

اور گناہ سے توبہ کرنا چاہتا ہو تو اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور آئندہ نہ کرنے کا اللہ سے وعدہ کرے اور شرمندگی ظاہر کرتے ہوئے معافی مانگے۔ ان شاء اللہ معافی ملے گی۔

خاص دعا کے لئے اچھی طرح وضو کرے اور خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے اور اپنی بندگی کے ثبوت میں اپنے نیک عمل کا واسطہ دے اور دعا کرے۔ ان شاء اللہ دعا قبول ہوگی اور مصیبت دور ہوگی۔

خاص دعا کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو پھیلانا اور دعا کی فراغت کے بعد دونوں ہتھلیوں کو چہرہ پر پھیر لینا مستحب ہے۔

دعا کی قبولیت کے لئے جلد بازی کرنا منع ہے۔ بندہ کا کام رب العالمین سے مانگنا ہے اور اس کی مرضی ہے کہ وہ چیز فوری دے یا اس کے بجائے دوسری کوئی نعمت عطا فرمائے۔ یا دیر سے دے یا آخرت کے لئے محفوظ رکھے۔ بہر حال اللہ سے مانگنے والا کامیاب ہی ہوتا ہے۔

خشوع وخضوع دعا جزی وتوجہ سے مانگنا چاہیے۔ لاپرواہی سے دعا کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ عزوجل بے نیاز ہے اور بندے محتاج ہیں۔ اس کی شان بہت بلند و بالا ہے۔

لا پرواہی سے دعا کرنا اس کی شان میں گستاخی کرنا ہے۔ بلکہ اصرار اور رغبت کے ساتھ دعا کرنا چاہیے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم دعا کرو تو ایسے نہ کہو کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما بلکہ اصرار کے ساتھ مانگے اور خوب رغبت و شوق سے مانگے اللہ کے لئے کسی چیز کا دینا بڑی چیز نہیں ہے۔ (مسلم کتاب الذکر باب العزم فی المسئلہ)

اسی طرح دنیا میں سزا کی دعا منع ہے بلکہ معافی و عافیت مانگے، اللہ کی سزا کوئی برداشت نہیں کرسکتا اور اللہ عزوجل بغیر سزا کے یوں ہی معاف کرنیوالا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی جو چوزے کی طرح پست ہو گیا تھا۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تم اللہ سے کسی چیز کو مانگتے تھے یا دعا کرتے تھے؟ اس نے کہا ہاں! میں دعا کرتا تھا کہ اے اللہ جس گناہ کی سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے اس کو دنیا ہی میں دیدے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ، تم اس کی طاقت نہیں رکھتے ہو، تم نے ایسے کیوں نہیں کہا: اے اللہ تو مجھے دنیا میں خوبی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور مجھ کو جہنم کے عذاب سے بچالے'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی اور وہ چنگا ہو گیا۔

قتادہ رحمہ اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر کیا دعا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرۃ:۲۰۱) ترجمہ: اے پروردگار تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچالے۔

انس رضی اللہ عنہ جب کوئی دعا کرنا چاہتے تو پہلے یہ دعا کرتے اور پھر اپنی دعا کرتے تھے۔ (مسلم کتاب الذکر، باب فضل ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ)

دعا میں تکلف اور باریکی نہیں ہونی چاہیے۔ آخرت کی دعا مانگ رہا ہو تو جہنم سے نجات، گناہوں کی معافی، محشر کی رسوائیوں سے نجات اور اللہ کی رضا اور اس کی جنت کو

مانگے۔ اور دنیوی امور کی دعا کر رہا ہو تو صحت، عافیت، رزق میں کشادگی، نیکی کی توفیق اور استقامت اور صالح ولاد و صالح بیوی و شوہر اور تونگری مانگے۔ باریکیاں نہ نکالے یعنی یوں نہ کہے کہ مجھ تو اتنے لاکھ روپے دے یا اتنے بیٹے اور اتنی بیٹیاں دے یا اس طرح کا گھر دے وغیرہ بلکہ دنیا کی خوبی کو مانگے جیسا کہ قرآن کریم کی دعاؤں اور احادیث شریفہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ارشاد الٰہی ہے: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:۲۰۱) حَسَنَةً میں ساری بھلائیاں آجاتی ہیں۔ یعنی صحت و عافیت و روزی میں کشادگی صالح اولاد و صالح جوڑا وغیرہ۔ دعا میں تکلف و تصنع و بناوٹی جملے منع ہیں۔

قبولیت دعا کے اوقات

دعا ہر وقت قبول ہوتی ہے۔ بندہ جب بھی اللہ کو پکارتا ہے اور یا اللہ کہتا ہے تو اللہ عز و جل اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی پکار کو سنتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ (البقرۃ)

ترجمہ: جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں (کہ ہمارا پروردگار کہاں ہے دور ہے یا نزدیک) تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔

اس کے علاوہ بعض اوقات رحمت الٰہی زیادہ متوجہ ہوتی ہے۔ ان اوقات میں دعائیں کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے اور بندہ کو عطا فرماتا ہے۔ وہ اوقات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اذان اور اقامت کے درمیان: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة (سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء بین الاذان والاقامۃ)
ترجمہ: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ فرض نماز کے بعد: ایک صحابی نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ دعا کس وقت قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جوف اللیل الآخر و دبر الصلوٰت المکتوبات (سنن ترمذی، کتاب الدعوات رقم: ۳۴۹۹) ترجمہ: رات کا آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

۳۔ رات کے آخری حصے میں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ینزل ربنا تبارك و تعالیٰ کل لیلة الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر . یقول من یدعونی فاستجیب له من یسالنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له۔ (صحیح البخاری، کتاب التہجد رقم: ۱۱۴۵) ترجمہ: ہمارا پروردگار ہر رات کے آخری تہائی میں قریبی آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کوئی مجھ کو پکارنے والا ہے کہ میں اس کی پکار کو قبول کروں۔ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اس کو دوں، کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔

۴۔ افطار کے وقت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثلاثة لا ترد دعوتهم الصائم حین یفطر (سنن ابن ماجہ، ابواب الصیام رقم ۱۷۵۲) تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی ہے۔ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت۔

۵۔ لیلۃ القدر کی پانچ راتوں میں دعا کا خوب اہتمام کرنا چاہیے کہ ثواب زیادہ ہے اور قبولیت کا وعدہ بھی ہے۔

بطور تمہید کچھ باتیں دعا کرنے والے کی حالت کے متعلق پیش خدمت ہیں۔

(۱) غور و فکر کر کے اپنے اندر احساس کمتری و ندامت پیدا کرنا چاہیے۔ اللہ کی بے شمار

نعمتوں اور اپنی ان گنت کوتاہیوں کی طرف توجہ کریں تو ان شاء اللہ احساس ندامت پیدا ہوگا۔ اور محشر میں اپنے اعمال کا جواب دینا ہے اور ایسی ذات کے سامنے جو بہت سخت و ہیبت ناک ہے اور اس کی معافی بہت عظیم الشان ہے اس احساس سے بندہ اللہ کے قریب ہو جاتا ہے اور دعا میں خشوع و خضوع آ جاتا ہے اسی لئے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (الاعراف:۵۵)

(۲) دینی تعلیم ضروری ہے۔ مناسب مقدار میں علم دین کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم دین کا حصول مشکل نہیں ہے۔ ہر مسلمان اپنی روزمرہ زندگی کا کچھ وقت دینی تعلیم میں لگا دے تو تھوڑی سے مدت میں کافی علم حاصل ہوگا۔ علماء کرام سے تعلق رکھنا اور مفید کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۳) اعمال کی اصلاح لازم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ خوب عاجزی سے دعا کرتا ہو اور نافرمانیاں بھی مسلسل جاری ہوں۔ یہ مذاق ہو جائے گا۔ بلکہ اپنے نفس و ذہن کو حکم الٰہی کے تابع کر دے اور احکام شریعت پر مطمئن ہو اور اعمال کی اصلاح کرتا رہے۔ ہر آنے والا دن پچھلے دن سے بہتر ہونا چاہیے۔ سمجھ اور عمل میں مسلسل درستگی آنی چاہیے۔ تبھی دعا مفید و موثر ہوگی۔

(۴) قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں وارد شدہ دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ بدعتی دعاؤں سے بچنا چاہیے۔ اپنی طرف سے بنائی ہوئی دعا بھی جائز ہے لیکن اس کے لئے اچھی طرح واقفیت ضروری ہے تاکہ انجانے میں کسی بدعت کا ارتکاب نہ ہو جائے اور نماز میں صرف مسنون دعائیں ہی کرنی چاہیے۔

دعا میں وسیلہ

وسیلہ کے معنی وہ چیز جس کے ذریعہ مقصود تک پہنچا جائے۔ بندہ جب مانگتا ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ رب العالمین کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتا کہ اس کی مانگ موثر ہوجائے اور اس کی دعا ضرور قبول ہوجائے۔ وسیلہ کی دو قسم ہیں۔ شرعی وسیلہ اور بدعتی وسیلہ۔ اور شرعی وسیلہ تین طرح کا ہوتا ہے (۱) اسماء الٰہی کا وسیلہ (۲) عمل صالح کا وسیلہ (۳) زندہ نیک آدمی کی دعا کا وسیلہ۔ شرعی وسیلہ اختیار کرنا مستحب ہے بلکہ اللہ کا حکم ہے اس سے بندگی کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿۳۵﴾ (المائدۃ) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ کو ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو امید کہ تم کامیاب ہوں گے۔

(۱) اسماء الٰہی کا وسیلہ: اللہ کی صفات بہت ہیں۔ ان میں سے بعض صفات انسان سمجھ سکتا ہے۔ ان صفات کے اظہار کے لئے اللہ عزوجل نے نام رکھے ہیں جو ان صفات پر دلالت کرتے ہیں اللہ کے نام بہت ہیں۔ ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے، اور بہت سے نام انسانی ذہن سے ماوراء ہیں اس لئے ان کا ذکر نہیں کیا ہے، اللہ کے نام کو اسماء حسنیٰ (بہترین نام) کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بہترین ذات کے نام ہیں اور اپنے معنی ومفہوم کو خوب واضح کرتے ہیں۔

ارشاد الٰہی ہے: وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا ۪ وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِہٖ ؕ سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴿۱۸۰﴾ (الاعراف) ترجمہ: اور اللہ کے بہترین نام ہیں، تم اس کو ان کے ذریعہ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں ٹیڑھا پن اختیار کرتے ہیں۔ عنقریب وہ اپنے کرتوت کی سزا پائیں گے۔

اللہ عزوجل نے اس کے بہترین ناموں کے ذریعہ مانگنے کا حکم دیا ہے یہ اسماء الٰہی کا وسیلہ ہے۔

اسماء حسنیٰ کے وسیلہ کا مطلب یہ ہے کہ جو حاجت ہو اس کے مناسب اللہ کا نام لے اور اس کے وسیلہ سے دعا کرے۔ مثلاً گناہ گار کہے گا یا غفار اغفرلی۔ اے خوب مغفرت کرنے والی ذات میں تیری صفت مغفرت کے واسطے سے مانگتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما: ''یا شافی اشفنی'' اے شفا دینے والی ذات میں تیری صفت شفا کے وسیلہ سے مانگتا ہوں کہ تم مجھے شفا عطا فرما، وغیرہ کبھی سارے اسماء الٰہی کے واسطے وسیلے سے بھی دعا کی جا سکتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رنج وغم میں مبتلا ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے اللہ اس کے رنج وغم کو دور فرمائے گا اور خوشی عطا کرے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ فِيْ يَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًامِّنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ (مسند احمد ۱/۳۹۱)

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں آپ کا بندہ ہوں آپ کے بندے کا بیٹا ہوں آپ کی بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے آپ کا فیصلہ میرے حق میں نافذ ہے اور آپ کا فیصلہ میرے حق میں انصاف کا ہے میں آپ کے ہر نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جو آپ نے اپنے لئے رکھا ہے یا اس کو آپ کو کتاب میں نازل کیا ہے یا آپ نے اپنی کسی مخلوق کو سکھایا ہے یا آپ کے علم غیب میں محفوظ رکھا ہے کہ آپ قرآن کریم کو میرے دل کی بہار اور میری نگاہ کی روشنی اور میرے غم کو دور کرنے اور میری فکر کو ہٹانے کا ذریعہ بنا دیجئے۔

اس دعا میں اللہ کے تمام اسماء حسنیٰ کا وسیلہ لیا گیا ہے۔

۲۔ اعمال صالحہ کا وسیلہ : عمل صالح کو وسیلہ بنا کر اللہ سے اپنی حاجت کو مانگنا قرآن کریم میں بکثرت وارد ہے۔ یعنی بندہ یوں کہے کہ اے میرے پروردگار! میں نے

فلاں نیک کام محض آپ کو راضی کرنے کے لئے کیا ہوں، آپ اس نیک عمل کے وسیلہ میں میری فلاں حاجت پوری کیجئے۔۔ ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر اور اپنی اولاد کو اس بنجر مقام پر بسانے کے عمل کو وسیلہ بنایا اور اپنی اولاد کے لئے روزی کی کشادگی اور امن وچین کے لئے دعا کی۔ اسی طرح نیک بندوں نے ایمان لانے کو وسیلہ بنایا اور اپنے گناہوں کی مغفرت وغیرہ کے لئے دعا کی۔ (آل عمران ۱۹۳)

اسی طرح حدیث میں تین نیک آدمیوں کی دعا کا ذکر ہے جو ایک غار میں پھنس گئے تھے۔ ایک نے ماں باپ کی خدمت اور دوسرے نے زنا سے باز آنے اور تیسرے نے مزدور کے حق کو اچھی طرح ادا کرنے کو وسیلہ بنایا اور اس مصیبت سے نجات مانگی۔ اس غار سے پتھر ہٹ گیا اور وہ امن کے ساتھ غار سے باہر نکلے۔

سلف صالح کی عادت تھی کہ جب بھی کسی نیکی کا موقع ملتا اس کو غنیمت جانتے اور محض اللہ کے لئے اس نیکی کو کرتے اور جب ضرورت ہوتی تو اس نیکی کو وسیلہ بناتے اور دعا کرتے کہ اے اللہ میں نے فلاں نیکی محض آپ کی رضا کے لئے کی تھی اس کے وسیلہ میں میری فلاں حاجت کو عطا کیجئے۔

۳۔ زندہ نیک آدمی کی دعا کا وسیلہ: یہ خاص موقع پر ہوتا ہے۔ مثلاً بارش کی کمی ہو تو زندہ نیک آدمی سے دعا کی درخواست کریں اور وہ صاحب بارش کے لئے دعا کریں اور دوسرے کہیں کہ اے پروردگار آپ کے فلاں بندے کی دعا کو قبول کیجئے اور ہمیں پانی عطا کیجئے۔ اس قسم کا وسیلہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

دعا کے حقدار

جس طرح اپنے لئے اللہ سے مانگنا ضروری ہے۔ اسی طرح دوسرے انسانوں کا بھی ہم پر حق ہے کہ ہم ان کے لئے اللہ سے مانگیں۔ ہدایت کے لئے تو سبھی کے لئے دعا کرنا چاہیے۔ اسی طرح بیمار کے لئے شفا کی دعا، مصیبت زدہ کے لئے اس سے مصیبت دور ہونے کی دعا، دین پر استقامت کی دعا اور مسافر کے لئے سفر کے آسان ہونے کی دعا وغیرہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

سب سے زیادہ حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہ ہمارے بڑے محسن ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کثرت سے دعاء رحمت وسلامتی کا حکم دیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ (الاحزاب: ۵۶) اور احادیث میں بھی اس کی فضیلت واجر کا بیان ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سلف صالحین کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم ہے ارشاد الٰہی ہے : وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۰ (الحشر: ۱۰) ترجمہ: اور وہ لوگ جو (مہاجرین اور انصار) کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے ایمان کی راہ میں گذر چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے خلاف کینہ نہ ڈال۔ اے ہمارے پروردگار! تو بہت مہربان اور خوب رحم کرنے والا ہے۔ اس لئے جب بھی صحابہ رسول کا ذکر ہو رضی اللہ عنہ کہنا چاہیے۔ اور سلف صالح کا ذکر

ہوتو رحمہ اللہ کہنا چاہیے۔اور وقتاً فوقتاً ان کے لئے خصوصی دعا کرنا چاہیے۔

سلف صالحین کے بعد ماں باپ کا حق ہے۔اوران کے لئے ان کی زندگی اوران کی وفات کے بعد دعا کرنے کا اللہ اوراس کے رسول کا حکم ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ والدین کے لئے دعا کا اہتمام کرے۔دن میں ایک دفعہ یا جیسے میسر ہو والدین کے لئے دعا کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

ارشادالٰہی ہے:رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراہیم:۴۱) ترجمہ:اے ہمارے پروردگار!تو ہماری مغفرت فرما اور میرے والدین کی اور ایمان والوں کے اس دن جب حساب شروع ہو جائے''۔یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جو والدین اور سارے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا کر رہے ہیں۔نوح علیہ السلام نے اپنے والدین اور ایمان والوں کے لئے دعا کی۔ارشادالٰہی ہے۔رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ (نوح:۲۸) ترجمہ:''اے میرے پروردگار تو میری مغفرت فرما اور میرے ماں باپ کی اور اس شخص کی جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہوا اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کی اور ظالموں کی تباہی میں اضافہ ہی فرما''نوح علیہ السلام نے اپنے لئے اور اپنے ماں باپ کی مغفرت کی دعا کی اور تمام ایمان والوں کے لئے بھی۔

مالک بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ، بنی سلمہ خاندان کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول!میرے والدین کا انتقال ہو گیا،ان کے انتقال کے بعد ان کے لئے نیکی کرنے کی کوئی چیز رہ گئی ہے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ہاں ان کے لئے رحمت کی دعا کرنا،اور ان کے لئے مغفرت طلب کرنا اور ان کے وعدے کو ان کے انتقال کے بعد ادا کرنا اور ان کے دوست کی عزت کرنا اور ان کے رشتہ داروں کی رشتہ داری کو باقی رکھنا۔(ابن ماجہ،کتاب الادب،حدیث نمبر ۳۶۶۴)

عام مسلمانوں کے لئے بھی دعا کرنا چاہیے اس کی بڑی فضیلت ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: مسلمان کی دعا اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں مقبول ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے جب مسلمان اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے، تیرے لئے بھی اسی طرح ہو۔

ماں باپ پر اولاد کا حق ہے کہ ان کے لئے توفیق اور استقامت اور نیک بننے کی دعا کریں، انبیاء کرام اچھی اولاد کے لئے دعا کرتے تھے مریم علیہا السلام کی والدہ نے مریم علیہا السلام کی پیدائش کے موقع پر دعا کی۔ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ (ال عمران:٣٦) ترجمہ: ”بیشک میں اس کے لئے اور اس کی اولاد کے لئے مردود شیطان کے شر سے تیری پناہ چاہتی ہوں۔

اور ارشاد الٰہی ہے: قَالَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً ۚ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ○ (ال عمران:٣٨) ترجمہ: ”زکریا علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار مجھے تیرے پاس پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بے شک تو خوب دعا سننے والا ہے“۔

ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ (ابراہیم:٤٠) ترجمہ: اے میرے پروردگار تو مجھے اور میرے اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دے۔ اے میرے پروردگار تو میری دعا کو قبول فرما۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا اور والد کی دعا اولاد کے حق میں۔ (ابن ماجہ، کتاب الدعاء:١١)

اس لئے ماں باپ کو چاہیے کہ اپنی اولاد کے حق میں دعا کرتے رہیں، ان کی کوتاہیوں پر لعن طعن نہ کریں بلکہ نصیحت کریں اور دین و دنیا کی بھلائی کے لئے دعا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے صلاۃ وسلام

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ان اللہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب:۵۶) ترجمہ: بے شک اللہ نبی پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے نبی کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اے ایمان والو! تم نبی پر خوب دعاء رحمت اور دعاء سلامتی بھیجو)

صلاۃ کی نسبت اللہ کی طرف کی جائے تو اس کا معنی رحمت کو نازل کرنا ہے۔ یعنی اللہ عزوجل اپنے نبی پر رحمت نازل فرماتا ہے اسی طرح دیگر نیک بندوں پر بھی رحمت نازل فرماتا ہے۔ صبر کرنیوالے بندوں کے متعلق ارشاد ہوا۔ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ (البقرۃ:۱۵۷) انہیں بندوں پر اللہ کی نوازشیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور سورۃ الاحزاب میں فرمایا: هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ (الاحزاب:۴۳) ترجمہ: اور وہ وہی ذات ہے جو تم پر رحمت نازل کرتی ہے اور اس کے فرشتے دعا رحمت کرتے ہیں تاکہ تم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالے اور وہ ایمان والوں پر بہت رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ صلاۃ کی نسبت جب اللہ کی طرف کی جائے تو رحمت نازل کرنا ہے اور جب بندوں کی طرف کی جائے تو دعاء رحمت کرنا ہے۔ رسول اللہ کا ہم پر حق ہے اور اس حق کی ادائیگی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعاء رحمت اور دعاء سلامتی کرنا فرض کردیا گیا ہے اور ہر مسلمان پر نماز میں آپ کے لئے دعاء رحمت وسلامتی کرتا ہے۔

جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم

نے سلام کو جان لیا ہے لیکن صلاۃ کیسے کہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (مسند احمد) ترجمہ: اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی بے شک تو بہت بزرگ اور قابل تعریف۔ اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو بہت بزرگ اور قابل تعریف ہے۔ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ اور صلاۃ مروی ہیں اور سب سے مختصر صلاۃ وسلام ''صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے۔

نماز میں ایک دفعہ تو ضروری ہے۔ نماز کے علاوہ بھی صلاۃ وسلام بھیجنے کے فضائل بہت ہیں۔

(۱) عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو مجھ پر ایک دفعہ دعاء رحمت بھیجتا ہے، فرشتے برابر اس کے لئے دعاء رحمت کرتے ہیں جتنا کہ اس نے بھیجا ہے۔ اب ہر بندہ اس کو زیادہ کرے یا کم کرے۔ (مسند احمد و ابن ماجہ)

(۲) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ میرا حقدار وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ رحمت وسلامتی بھیجنے والا ہوگا۔ (ترمذی)

(۳) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کا دو تہائی حصہ گذر جاتا تو کھڑے ہوتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ کو یاد کرو، کپکپا دینے والی آ گہی آ گئی ہے اس کے پیچھے دوسری آئے گی۔ موت اپنے سامان کے ساتھ آ گئی ہے موت اپنے سامان کے ساتھ آ گئی ہے''۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت سے دعاء رحمت کرتا ہوں، میں آپ کے لئے کتنی دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جتنا تم چاہو۔ میں نے کہا: چوتھائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو اگر تم اضافہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا: آدھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو تم چاہو، اگر تم اضافہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے کہا: دو تہائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اگر تم اضافہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا: میں ساری دعا آپ ہی کے لئے کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تب اللہ تمہاری دنیا اور آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہو جائے گا۔ (ترمذی)

(۴) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میرا ذکر جس شخص کے پاس ہوا اسے چاہیے کہ مجھ پر دعاءِ رحمت بھیجے۔ جو مجھ پر ایک دفعہ دعاءِ رحمت کرے گا۔ اللہ اس پر دس دفعہ رحمت نازل کرے گا۔

(۵) حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ میرے لئے دعاءِ رحمت نہ کرے (مسند الامام احمد)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعاءِ رحمت اور سلامتی کا حکم ہے اور ہر نماز میں ایک دفعہ تشہد میں ضروری ہے اور نماز کے علاوہ دیگر اوقات میں جتنا زیادہ ہو سکے دعاءِ رحمت اور سلامتی کرنا چاہیے اور اس کے عوض فرشتے ہمارے لئے دعا رحمت و سلامتی کریں گے۔ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سنیں تو فوراً صلی اللہ علیہ وسلم کہنا چاہیے۔

مظلوم کی دعا کی تاثیر

(۱)

حافظ ابن عساکر نے روایت کیا ہے ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں خچر کو دمشق سے شہر زیدانی تک کرایہ پر چلاتا تھا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے کرایہ پر لیا ہم ایک نئے راستے پر چلے اس شخص نے کہا اس راستے پر چلو یہ نزدیک کا راستہ ہے، میں نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ اس نے کہا: یہ زیادہ نزدیک کا راستہ ہے، چلو۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم ایک دشوار جگہ اور گہری وادی میں پہنچے، وہاں بہت سی لاشیں پڑی تھیں۔ اس نے کہا: خچر کے سر کو پکڑو میں اترتا ہوں۔ وہ شخص خچر سے اترا اور آستین چڑھایا اور اپنے کپڑوں کو سمیٹ لیا اور اپنی ایک چاقو کو نکال لیا اور میری طرف رُخ کیا۔ میں اس کے آگے بھاگا اور وہ میرا پیچھا کیا، میں نے اس کو اللہ کا واسطہ دیا اور کہا: خچر کو اور اس کے سامان کو لے لو، وہ بولا وہ تو میرا ہی ہے، میں تم کو قتل کردوں گا۔ میں نے اس کو اللہ کا اور آخرت کا خوف دلایا وہ نہ مانا، میں اس کے آگے سپر انداز ہوگیا اور کہا: تم مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو۔ اس نے کہا: جلدی کر۔ میں نماز کے لئے کھڑا ہوگیا اور گھبراہٹ کی وجہ سے میری زبان گنگ ہوگئی تھی، ایک آیت بھی یاد نہیں آرہی تھی، میں حیران و پریشان کھڑا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ جلدی سے فارغ ہو جا۔ پس اچانک اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر یہ آیت جاری کردی: أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ (النمل) ترجمہ: ”پریشان حال جب پکارتا ہے تو کون اس کی پکار کو قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور کون زمین میں تم کو ایک دوسرے کے جانشین بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے تم بالکل نصیحت نہیں حاصل کرتے ہو“۔ اچانک وادی کے کنارے سے ایک گھوڑا سوار نکلا اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ اس ڈاکو کو اس نے نیزہ سے مارا وہ سیدھے اس کے دل کو لگا

اور وہ بے جان ہو کر گر گیا۔ میں گھوڑ سوار سے چمٹ گیا اور بولا: اللہ کے واسطے بتلاؤ کے تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں اس ذات کا بھیجا ہوا ہوں جو پریشان حال کی پکار کو سنتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے خچر اور سامان کو لیا اور سلامتی کے ساتھ لوٹ آیا۔

(۲)

فاطمہ بنت الحسن العجلیۃ نے بیان کیا: ایک جنگ میں کفار نے مسلمانوں کو شکست دیدی، ایک عمدہ گھوڑا اپنے مالک کے ساتھ سست ٹھہرا رہا وہ شخص مالدار اور نیک تھا۔ اس گھوڑ سوار نے کہا: تیری بربادی ہو تجھے کیا ہوا ہے، میں تجھ کو اس دن کے لئے تیار کرتا تھا۔ گھوڑے نے کہا: میں بھاگنے میں کوتاہی کیوں نہ کروں۔ تم میرے چارہ کا انتظام سائس کے حوالے کر دیتے تھے وہ مجھ پر ظلم کرتا تھا اور تھوڑا کھلاتا تھا۔ گھوڑے کے مالک نے کہا: میں تمہارے لئے اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ آج سے میں خود اپنے ہاتھ سے تمہیں چارہ کھلاؤں گا۔ تب گھوڑا دوڑا اور اس کے مالک کو نجات ملی۔ اس کے بعد وہ خود اپنے ہاتھ سے گھوڑے کو کھلاتا تھا۔ یہ واقعہ لوگوں میں پھیل گیا اور لوگ اس واقعہ کو اس کی زبانی سننے کے لئے آنے لگے یہ بات روم کے بادشاہ کو پہنچی اس نے کہا: ایسا شخص اس شہر میں کیسے رہ سکتا ہے؟ چنانچہ اس نے اس شخص کو اپنے شہر میں لانے کے لئے چال چلی، ایک بے دین شخص کو اس کے پاس بھیجا، وہ شخص اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ظاہر کیا کہ وہ اور اس کی قوم اسلام کو پسند کرنے لگی ہے یہاں تک کہ وہ نیک آدمی اس پر بھروسہ کرنے لگا۔ پھر وہ دونوں ساحل پر تفریح کے لئے نکلے وہاں ایک شخص روم کے بادشاہ کی طرف سے تیار تھا تاکہ اس نیک آدمی کو قید کر کے روم لے جائے۔ جب ان دونوں نے پکڑنا چاہا تو اس شخص نے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا۔ ''اے اللہ! اس شخص نے مجھے تیرے نام پر دھوکہ دیا ہے تو ان دونوں کے لئے جیسے چاہے کافی ہو جا''۔ اچانک دو درندے آئے اور دونوں کو پکڑ کر لے گئے اور وہ نیک شخص سلامتی کے ساتھ لوٹ آیا۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ النمل)

(۱) دعاءاستخارہ

استخارہ کے معنی خیر (بھلائی) طلب کرنا ہے، جب کسی کام (شادی، سفر، گھر کی خریداری، ملازمت وغیرہ) کاارادہ ہوتو دوکام کرنا چاہیے۔(۱) استخارہ یعنی اللہ عزوجل سے خیر طلب کرنا کہ فلاں کام کاارادہ ہے اگر وہ کام میرے لئے دنیاوآخرت میں بہتر ہوتواس کو میرے لیے مقدر کردے اور آسان کردے اور اگر مناسب نہیں ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور جومناسب ہواس کومقدر کردے۔(۲) استشارہ یعنی مخلص وسمجھ دار وتجربہ کار آدمی سے مشورہ کرنا کہ فلاں کام میرے لئے بہتر ہے یانہیں۔

استخارہ کا طریقہ یہ ہے:

اچھی طرح وضو کرکے دورکعت نماز پڑھےاور سلام پھیرنے کے بعد اللہ کی تعریف اور نبی پر سلام بھیجنے کے بعد دعائے استخارہ پڑھے۔ اگر عربی میں مشکل ہوتو اردو میں بھی دعا کرسکتے ہیں۔کم ازکم تین دن استخارہ ومشورہ کرنے کے بعد ذہن میں بات واضح ہوجاتی ہے کہ یہ کام کرنا چاہیئے یانہیں۔ استخارہ اور مشورہ کے باوجود تردد ہوتو اس چیز کوچھوڑ دے اور دوسری چیز میں مشغول ہوجائے۔ دعائے استخارہ کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے اور خواب میں کچھ نظر آنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ ذہن کی یکسوئی اہم ہے۔

دعائے استخارہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَااَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَااَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ

الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌلِّي فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ (صحیح بخاری کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارۃ)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر طلب کرتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت مانگتا ہوں اور میں تیرے عظیم فضل کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں، اور تو غیب کے امور کا خوب جاننے والا ہے اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (کام کا نام لے) میرے لیے میرے دین میں اور میری دنیا میں، اور میری آخرت کے انجام کے لیے بہتر ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے۔ اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (کام کا نام لے) میرے لیے میرے دین میں، میری دنیا اور میری آخرت کے انجام کے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے اس سے ہٹا دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔

نوٹ: یہ کام کے بجائے اپنی ضرورت کو ذکر کرے یعنی شادی، سفر، ملازمت، تعلیم اور خرید و فروخت وغیرہ۔

استخارہ مستحب و مسنون ہے اور بابرکت ہے۔

(۲) کفارہ مجلس کی دعا

جب کہیں بیٹھک ہو تو بالعموم فضول باتیں ہو جاتی ہیں بلکہ بعض دفعہ گناہ کی باتیں بھی

ہوجاتی ہیں۔ اس لئے جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کریں تو مندرجہ ذیل دعا پڑھیں ان شاءاللہ اس مجلس کے لغو کا کفارہ ہوجائے گا۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات باب مایقول اذا قام من مجلسہ)

اے اللہ! تیری پاکی ہو اور تیری تعریف ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

(۳) دعاء سید الاستغفار

اللہ سے مغفرت طلب کرنا فرض ہے۔ استغفار کی کئی دعائیں احادیث صحیحہ میں مروی ہیں۔ مندرجہ ذیل دعا کی بڑی فضیلت مروی ہے۔ اس کو صبح وشام پڑھنا چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اَلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَ أَنَا عَبْدُكَ وَ أَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنَ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَّى وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (صحیح بخاری کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار)

ترجمہ: اے اللہ تو میرا رب ہے تو ہی معبود حق ہے۔ تو نے مجھ کو پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور مجھ سے جتنا ہو سکے تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ اور میں میرے بُرے عمل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں مجھ پر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور میرے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو مجھے معاف کردے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا ہے۔

(۴) تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی خواتین کی سردار ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مزدوری کیا کرتے تھے۔ غربت کی وجہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خادم کا انتظام نہیں کرسکتے

تھے۔ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر اور بچوں کی ساری خدمت خود ہی کرتی تھیں۔ دور سے پانی لاتیں اور چکی پیس کر آٹا بناتی تھیں۔ انہوں نے اپنے والد رسول اللہ ﷺ سے مشقت و تھکن کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ سوتے وقت ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھیں۔ تھکن دور ہو جائے گی۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب مناقب علی بن ابی طالب)

ذکر الٰہی سے اطمینان و خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس عمل کو تسبیح فاطمہ کہا جاتا ہے۔ اور اس میں خیر و برکت ہے۔ اس کی عادت بنا لینی چاہیے۔ مرد و خواتین سبھی کے لئے مفید ہے۔

(۵) دعاء نور

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے پھر جو دعا کرے قبول ہو گی۔ ان شاء اللہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَمِنْ بَيْنِ يَدِيْ نُوْرًا وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ من اللیل)

ترجمہ: اے اللہ میرے دل میں نور بنا دے اور میرے کان اور میری آنکھ میں نور بنا دے اور میرے داہنے نور بنا دے اور میرے بائیں نور بنا دے اور میرے سامنے نور بنا دے اور میرے پیچھے نور بنا دے اور میرے اوپر نور بنا دے اور میرے نیچے نور بنا دے اور قیامت کے دن نور کو میرے لئے بڑا کر دے۔

یعنی مجھ کو نور ایمان سے منور کر دے اور ہر قسم کی تاریکی کفر، شرک، بدعت اور گناہوں کی تاریکیوں کو مجھ سے دور کر دے۔

(٦) نیند میں ڈر ہو

جب کوئی شخص نیند میں ڈر جائے یا کوئی بُرا خواب دیکھے تو تین دفعہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے اور بائیں جانب تھتکارے اور یہ دعا پڑھے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَّ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب دعاء الفزع فی النوم) اور ہٹ کر لیٹے۔

ترجمہ: میں اللہ کے مکمل کلمات کے وسیلہ میں پناہ چاہتا ہوں اس کے غضب اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں اور ان کے مجھ پر سوار ہونے سے۔

(٧) نظر بد کو دور کرنے کی دعا

نظر بد حقیقت ہے۔ بعض لوگوں کی نظر میں بُرائی ہوتی ہے۔ جب وہ کسی کو گھور کر دیکھتے ہیں تو اس کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ ایسے اشخاص کو چاہیے کہ فوری بارك الله اور ما شاء الله اور سبحان الله کہیں اور جب کوئی شخص کسی شخص یا چیز کی تعریف کرے تو اس کو ماشاء اللہ اور سبحان الله یا بارك الله کہنے کا حکم دینا چاہیئے۔

بالعموم بچوں کو نظر لگ جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل دعائیں پڑھ کر دم کریں تو ان شاء اللہ نظر بد کے شر کا ازالہ ہو جائے گا۔

أُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ (صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء)

ترجمہ: میں میرے اللہ کے مکمل کلمات کے واسطہ سے تیرے لئے پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان اور ہر جاندار کی بُرائی سے اور ہر ملامت والی آنکھ کے شر سے۔

(۸) غصہ کی دعا

غصہ بُری چیز ہے، غصہ کی حالت میں انسان پر شیطانیت سوار ہوتی ہے، اس لئے غصہ سے بچنا چاہیے۔ سخت غصہ کی حالت میں غصہ کو دور کرنا اور اپنے آپ پر قابو رکھنا اور معاف کرنا اللہ کا حکم ہے، ارشاد الٰہی ہے: الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (ال عمران: ۱۳۴) ترجمہ: متقی وہ لوگ ہیں جو خوش حالی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں، اور سخت غصہ کو ضبط کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں، اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

جب غصّہ آجائے تو اپنے آپ پر قابو رکھنا چاہیئے اور کثرت سے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھتے رہے پڑھتے رہے یہاں تک غصہ کی شدت ختم ہوجائے۔ کھڑا ہوتو بیٹھ جائے اور پانی پی لے اور اپنے ذہن کو دوسری طرف لگائے یا اس مقام سے چلا جائے۔

(۹) روزگار کی دعا

کسی کو روزگار کی تلاش ہوتو روزگار کے لئے جستجو کرے اور یہ دعا پڑھتا رہے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات)

اے اللہ تو میرے لئے تیرے حرام کے بجائے تیرے حلال سے کافی ہوجا اور تیرے فضل کے ذریعہ تیرے علاوہ سے بے نیاز کردے۔

(۱۰) رنج وغم دور کرنے کے لئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص غم وفکر میں مبتلا ہوجائے۔ اسے چاہیئے کہ یہ دعا

پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کے رنج وغم کو دور فرما دے گا اور خوشی مرحمت فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُ كَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًامِّنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ (مسند احمد ۱۔ ۳۹)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر جاری ہے میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل پر مبنی ہے، میں تجھ سے ہر اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو تیرا ہے، جسے تو نے اپنا نام رکھا ہے، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اسے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا اسے اپنے پاس علم غیب میں رکھنے کو ترجیح دی ہے، کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کو دور کرنے والا اور میری فکر و پریشانی کو لے جانے والا بنا دے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول: کیا ہم اس دعا کو سیکھ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بھی اس دعا کو سنے اس کو یاد کر لے۔

المستدرک للحاکم میں مروی ہے کہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' ننانوے بیماریوں کی دعا ہے۔ غم زدہ انسان اس کو کثرت سے پڑھتا ہے تو اس کا غم ہلکا ہو جائے گا۔

جب کسی مصیبت کی اطلاع ملے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ''اَللّٰھُمَّ اجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَيْرًا مِنْهَا۔ کہنا چاہیے۔ (صحیح مسلم کتاب الجنائز)

ترجمہ: یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر عنایت فرما اور میرے لئے اس کا اس سے بہتر بدل عنایت فرما۔

(۱۱) ظالم سے خوف ہو تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (سنن ابی داؤد کتاب الوتر، باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما)

ترجمہ: اے اللہ یقیناً ہم تجھ کو ان ظالموں کے مقابل بناتے ہیں اور تیرے ذریعہ ان کے شر سے پناہ چاہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشانی کے وقت اس دعا کو پڑھتے تھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَّالْاَرْضِ وَّ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو عظمت والا بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو عظمت والے عرش کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور بزرگ عرش کا پروردگار ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱/۳۹۸)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ جو بردبار و بزرگ ہے۔ اللہ کی پاکی ہو جو آسمانوں کا پروردگار ہے اور عظمت والے عرش کا پرورگار ہے۔ ساری تعریف اللہ

کے لئے سزاوار ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں آپ کے بندوں کے شر سے۔ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

(۱۲) بیمار کی عیادت

بیمار کی عیادت و تیمارداری کارِثواب ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کرے۔ عیادت کرنا ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق میں سے ایک حق ہے۔ بیمار کی عیادت کے لئے مناسب وقت جانا چاہیئے جس سے اس کو اور اس کے گھر والوں کو تکلیف نہ ہو۔ اور بلا وجہ دیر تک بیٹھنا منع ہے۔ جب بیمار کی عیادت کو جائے تو ہمدردی و تسلی کی گفتگو کرے اور صبر کے اجر وثواب کو بیان کرے اور جو خدمت ممکن ہوسکتی ہے ضرور پیش کرے۔ بیمار کی خدمت میں کوتاہی کرنا گناہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (صحیح البخاری، کتاب الطب)

ترجمہ: تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفا دے جو بیماری کو باقی نہ رکھے۔

(۱۳) بدشگونی کو دور کرنے کے لئے

بدشگونی و بدفالی یہ ہے کہ کسی جانور کو آواز یا حرکت یا کسی انسان پر نظر پڑنے سے یہ گمان کرے کہ کر میرا کام بگڑ جائے گا یا مجھے نقصان ہوگا۔ یہ شرک ہے اور اس کی بنیاد وہم پرستی اور حبِّ دنیا میں غلو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدشگونی کی سخت مذمت فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ "بدفالی شرک ہے۔" اگر کسی کے دل میں اس طرح

کے خیالات آرہے ہوں تو مندرجہ ذیل دعا کثرت سے پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ۔ (مسند احمد ۲۔ ۲۲۰)

ترجمہ: اے اللہ کوئی بھلائی نہیں ہے مگر تیری ہی بھلائی اور کوئی شگون نہیں ہے مگر تیرے ہی حکم سے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (سنن ابی داؤد، کتاب الکھانۃ والتطیر)

ترجمہ: اے اللہ بھلائیوں کو تو ہی لاتا ہے اور برائیوں کو تو ہی دور کرتا ہے اور کوئی قوت وطاقت نہیں ہے۔ مگر اللہ ہی کے ذریعہ۔

گدھے کی آواز سن کر أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیئے۔ (البخاری)

اور کتے کہ آواز سن کر بھی أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیئے۔ (سنن ابوداؤد)

اور مرغ کی آواز سن کر اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ'' پڑھنا چاہیئے (مسلم کتاب الذکر والدعا)

(۱۴) بارش کی دعا

جب بارش شروع ہوجائے یا ہونے والی ہو تو مندرجہ ذیل دعائیں پڑھنی چاہیئے:

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا (البخاری) اے اللہ! خوب اور مفید بارش بنادے۔

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (صحیح البخاری ابواب الاستسقاء)

اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش ہو، ہم پر نہ ہو۔ اے اللہ ٹیلوں اور پہاڑوں اور جنگلوں اور نالوں اور وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر برسا۔

جب بجلی کڑکے یا بادل گرجے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ

(الترمذی، کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں تیری ناراضگی سے قتل نہ کر اور نہ تیرے عذاب کے ذریعہ ہلاک کردے اور تم ہمیں اس سے قبل عافیت دیدے۔

(۱۵) اسم اعظم کی دعا

اللہ کے اسم اعظم کی بہت فضیلت ہے۔ مندرجہ ذیل دعا کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے اسم اعظم کے ذریعہ اللہ سے مانگا ہے جس کے ذریعہ مانگا جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (سنن ابی داؤد)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے مانگتا ہوں کہ آپ ہی اللہ ہیں آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اکیلے ہیں بے نیاز ہیں نہ جنے اور نہ جنے گئے اور آپ کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ أَسْأَلُكَ۔

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں آپ سے مانگتا ہوں کہ آپ کے لئے ہی تعریف ہے۔

آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ بہت احسان کرنیوالے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کو بہترین طریقہ سے پیدا کرنے والے اے جلال و بزرگی والے۔ اے پائندہ ذات اے کائنات کو تھامنے والی ذات، مَیں آپ سے مانگتا ہوں۔

(۱۶) صلاۃ التسبیح

صلاۃ التسبیح کی روایت سنن ابی داؤد کتاب التطوع اور سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ میں ہے۔ اس نماز کی فضیلت وارد ہے۔ متعدد علماء کرام امام مسلم، ابوداؤد، دارقطنی اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا! آپ کو میں ایک چیز نہ بتلاؤں، ایسی چیز کہ جب آپ اسے ادا کرو گے تو آپ کے دس طرح کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (۱) اگلے (۲) پچھلے (۳) نئے (۴) پرانے (۵) قصداً (۶) سہواً (۷) صغیرہ (۸) کبیرہ (۹) ظاہری (۱۰) پوشیدہ۔ آپ چار رکعات نماز پڑھو اور ہر رکعت میں ضم سورہ کے بعد پندرہ دفعہ یہ کلمات کہو۔ ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔'' پھر رکوع، قومہ، سجدہ اول، جلسہ، سجدہ ثانی اور جلسہ استراحت میں دس دس دفعہ مندرجہ بالا کلمات کہو اس طرح ایک رکعت میں پچھتر کلمات ہوئے اور دوسری و چوتھی رکعت میں مندرجہ بالا کلمات تشھد کے آخر میں دس دفعہ کہو۔ اس طرح چار رکعات میں تین سو دفعہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ سے ہو سکے تو دن میں ایک دفعہ پڑھو ورنہ ہفتہ میں ایک دفعہ اگر یہ ہو نہ سکے تو سال میں ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک دفعہ پڑھو۔

نوٹ: صلاۃ التسبیح انفرادی پڑھنا چاہیئے۔ باجماعت بدعت ہے۔ صلاۃ التسبیح تو پڑھ سکتے ہیں لیکن اس کی ترغیب نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ روایت میں ضعف ہے۔

(١٧) آداب

١۔ کھلانے والے کو دعا دینا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ (مسلم کتاب الاشربة)

ترجمہ: اے اللہ تو تیری عطا کردہ روزی میں ان کے لئے برکت دے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ۔ (مسلم کتاب الاشربة)

ترجمہ: اے اللہ تو اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور تو اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

٢۔ جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو ایک دوسرے کو السلام علیکم و علیکم السلام کہیں۔ دس دس نیکیاں ملیں گی اور جو رحمۃ اللہ کہے اس کو بیس نیکیاں اور وبرکاتہ بھی کہے اس کو تیس نیکیاں ملیں گی۔ ان شاء اللہ۔ اور مصافحہ کرنے سے دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الآدب)

عید کے موقعہ پر تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ کہنا چاہیے۔

٣۔ ایجاب وقبول ہونے کے بعد دولہا و دولہن کو یہ دعا دینی چاہیے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ (سنن ابی داؤد، کتاب النکاح)

اللہ تمہارے لئے اور تم پر برکت کو نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی کے ساتھ اتفاق پیدا کر دیے۔"

٤۔ جب کوئی ہدیہ دے تو اس کے لئے یہ کہنا چاہیے۔

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ (البخاری، کتاب مناقب الانصار)

اللہ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے۔

۵۔ جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ کہے۔ سننے والا اس کے جواب میں یرحمك الله کہے۔ پھر چھینکنے والے کو اس کے جواب میں يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت کی اصلاح کر دے) کہنا چاہیے۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب)

۶۔ جب کسی مسلمان کو ہنستا مسکراتا دیکھے تو کہے۔: اَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ۔ اللہ تمہیں ہنستا رکھے (صحیح بخاری، کتاب الادب) پھر ہنسنے کی وجہ پوچھے۔

(۱۸) موت کی دعا کی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکلیف اور بیماری کی وجہ سے موت کی آرزو مت کرو۔ اگر تم موت ہی چاہتے ہو تو اس طرح کہو۔

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الحَيَاةُ خَيْرًا لِيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ (صحیح البخاری کتاب المرضی)

اے اللہ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو تو مجھ کو زندہ رکھ اور جب موت میرے لئے بہتر ہو تو مجھے وفات دیدے۔

(۱۹) ہدیہ دینے والے کے لئے

عائشہ رضی اللہ عنہا ہدیہ بھیجنے والے کو یہ دعا دیتی تھیں۔

بَارَكَ اللهُ فِيْ اِهْلِكَ وَ مَالِكَ (البخاری کتاب مناقب الانصار)

اللہ تمہارے اہل و مال میں برکت دے۔

(۲۰) شب قدر کی دعا

رمضان المبارک کے آخری دہے کی پانچ طاق راتوں میں شب قدر ہے۔ جس کی عبادت کا ثواب دیگر ہزار مہینوں کی عبادت کے ثواب سے زیادہ ہے۔ یہ اُمت محمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہے۔ اس رات نماز عشاء سے اذان فجر تک ذکر واذکار ودعاؤں ونماز و تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہنا چاہیے۔ خوب گڑگڑا کر توبہ واستغفار کریں اور دین ودنیا کی نعمتوں کو مانگیں اپنی کوتاہی پر شرمندہ ہوں اور ندامت کا اظہار کریں۔ اور مندرجہ ذیل دعا کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں اور دیگر دعائیں اوراذکار بھی پڑھیں۔ اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اس رات میں کونسی دعا پڑھوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الدعاء)

اے اللہ یقینا آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ پس آپ مجھ کو معاف کردیجیے۔

(۲۱) سواری کی دعا

رسول اللہ ﷺ سفر کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآاِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ

وَالْاَهْلِ۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج باب استحباب الذکر اذا رکب دابتہ)

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے قابو میں کیا ورنہ ہم اس کو قابو میں نہیں کر سکتے تھے۔ اور ہم بے شک ہمارے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ ہم آپ سے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ اور آپ کے پسندیدہ عمل کرنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ اے اللہ ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی دوری کو گھٹا دے۔ اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور تو ہی اہل وعیال کی دیکھ بھال کرنے والا ہے۔ اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بُرے منظر سے اور اہل وعیال میں بُرائی کو دیکھنے سے۔

اکیلے سفر کرنے سے بچنا چاہیے۔ ممکن ہو تو کسی کے ساتھ سفر کریں۔ سفر کی مشقت آسان ہو جائے گی اور گناہ سے بچنے میں مدد ملے گی۔

(۲۲) رخصتی کی دعا

جب کسی کو رخصت کریں تو یہ دعا پڑھیں:

اَستَودِعُ اللهُ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (سنن ابی داؤد، باب فی الدعاء عن الوداع)

میں اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں تمہارے دین کو اور تمہاری امانت کو اور تمہارے آخری عمل کو۔

اَللّٰهُمَّ أَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ (سنن الترمذی کتاب الدعوات)

اے اللہ! اس کے لئے مسافت کو گھٹا دے اور اس پر سفر کو آسان کر دے۔

(۲۳) تعوذات

اللہ عزوجل نے آزمائش کے لئے دنیا میں شر کو رکھا ہے۔ بندہ کا کام ہے کہ رب کی پناہ پکڑے اور شر سے بچنے کے اسباب کو اختیار کرے۔ مندرجہ ذیل دعاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَھْدِ البَلَاءِ وَدَرْكِ الشِّقَّاءِ وَسُوْءِ القَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الاَعدَاءِ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں آزمائش کی مشقت اور بدبختی سے اور بُری تقدیر اور دشمنوں کے مذاق اڑانے سے۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ أَعُوْذُبِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَ مِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ وَ مِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ المَقَامَةِ (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۔ ۲۹۴)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بُرے دن سے اور بُری رات سے اور بُرے وقت سے اور بُرے ساتھی سے اور ٹھہرنے کی جگہ میں بُرے ساتھی سے۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ الْعَجزِوَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے بے بسی اور بخیلی سے اور بزدلی اور لوگوں کے قہر سے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِیِّیْ (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں میری سماعت کے شر سے اور میری نگاہ کے

شر سے اور میری زبان کے شر سے اور میرے دل کے شر سے اور میری شہوت کے شر سے۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَأَةِ نَقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ (صحیح مسلم، کتاب الرقاق)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے اور تیری عافیت کے تبدیل ہو جانے سے اور تیری اچانک سزا سے اور تیری ہر ناراضگی سے۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسْلِ وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْهَرَمِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰھُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلَاهَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بے بسی اور سستی اور بخیلی اور بزدلی اور کھوست بوڑھاپے اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ! تو میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور اس کو پاک کر دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے۔ تو ہی اس کا ولی اور اس کا آقا ہے۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو عذاب سے نہیں ڈرتا ہے اور ایسے نفس سے جو سیراب نہیں ہوتا ہے اور ایسے علم سے جو فائدہ نہیں دیتا ہے اور ایسی دعا سے جو قبول نہیں ہوتی ہے۔

۷۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَ الذِّلَّةِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اَنْ اُظْلَمَ (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فقیری سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہو کمی اور بے چارگی سے اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔

۸۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَّ النِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں مخالفت سے اور نفاق سے اور بُرے اخلاق سے۔ (الترمذی، الدعوات)

۹۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوْءِ الاَخْلَاقِ وَ سُوْءِ الاَعْمَالِ وَ اَھْوَآءِ النَفْسِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں، بُرے اخلاق اور بُرے اعمال اور خواہشات نفس سے۔

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَّالْمَمَاتِ وَّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ (صحیح البخاری کتاب الجنائز)

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائش سے اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے شر سے۔

۱۱۔ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَ أَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ (سنن الترمذی کتاب الدعوات)

اے اللہ تو میرے دل میں میری بھلائی ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچالے۔

(۲۴) کوئی چیز گم ہو جائے

کوئی چیز گم ہو جائے تو کثرت سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ اخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا پڑھیں۔ اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کریں۔

مقدر میں ہے تو مل جائے گی۔

(۲۵) مال تجارت میں برکت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر کے لئے نکلو تو اپنے ساتھیوں سے حالت اور سہولت میں بہتر اور توشہ میں ان سے بڑھ کر ہو۔ انہوں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپؐ نے فرمایا: تم ان پانچ سورتوں کو پڑھ لیا کرو۔ (۱) سورۃ کافرون (۲) سورہ النصر (۳) سورہ الاخلاص (۴) سورۃ الفلق (۵) سورۃ الناس۔ ہر ایک سورۃ کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ پر ختم کرو، حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ان سورتوں کی برکت سے میں بہت مالدار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسے ہی ہو گیا۔ (مسند ابی یعلی ۱۳/ ۴۱۴)

(۲۶) اصلاح دنیا وآخرت کی دعا

اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فی الادعیۃ)

ترجمہ: اے اللہ تو میرے لئے میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے معاملہ کی حفاظت ہے اور میرے لئے میرے دنیا کو درست کر دے جس میں میری روزی ہے اور میرے لئے میری آخرت کو درست کر دے۔ جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور زندگی کو میرے لیے ہر خیر میں اضافہ کا سبب بنا دے اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنا دے۔

(۲۷) ہدایت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (صحیح مسلم، باب فی الادعیہ)

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں آپ سے ہدایت اورتقویٰ اور پاک دامنی اورمخلوق سے بے نیازی مانگتا ہوں۔

(۲۸) محتاجی سے بچنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، وَأَقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ (مسلم باب الدعاءعندالنوم)

ترجمہ: اے اللہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے، تو ہی ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی باطن ہے تجھ سے زیادہ قریب کوئی چیز نہیں ہے۔ تو ہمارے قرض کوادا کر دے اور ہم کو محتاجی سے نجات دے۔

(۲۹) مشکل و دشواری کے وقت کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دعاؤں کو پڑھو گے تو اللہ تمہارے مشکلوں کو آسان فرمائے گا۔: اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَھْلًا وَأَنَّكَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ إِنْ شِئْتَ سَھْلًا (ابن ماجہ ۹۷۴)

ترجمہ: اے اللہ آسان وہی ہے جس کو تو آسان بنادے اور جب تو چاہے تو مشکل کو آسان بنادیتا ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا (الترمذی، کتاب صفة یوم القیامة

ترجمہ: اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا مددگار ہے اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔

(۳۰) آگ میں جلے ہوئے کے لئے

اگر کوئی آگ میں جل جائے تو درج ذیل دعا پڑھنے سے اس کی تکلیف جاتی رہے گی۔ ان شاء اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی پر پڑھ کر دم کیا تھا۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ

(مسند احمد، ۲۵۹/۴)

ترجمہ: اے لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور کردے اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔

(۳۱) زہریلے جانور کے کاٹنے پر

زہریلا جانور کاٹ لے تو فوری دوا کرنا چاہیے۔ اور سات دفعہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔ اللہ کے حکم سے تکلیف دور ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا ثابت ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الطب، باب المنفعت فی الرقیۃ)

(۳۲) سکرات کی دعا

نزع کی حالت میں مرنے والے کے سامنے لا الہ الا اللہ پڑھیں تا کہ وہ بھی سن کر پڑھ لے۔ اگر ایک دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو کافی ہے۔ مزید اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لا الہ الا اللہ پڑھ کر مر جائے وہ جنت میں داخل

ہوگا۔(سنن ابی داود، کتاب الجنائز باب فی التلقین)

(۳۳) زیارت قبرستان کی دعا

عبرت و نصیحت حاصل کرنے کے لئے قبرستان کی زیارت کرنا چاہیے اور وہاں دفن شدہ مردوں کے لئے دعاء مغفرت کرنا چاہیے۔ جب قبرستان جائے تو یہ دعا پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلیٰ أَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللہُ بِکُمْ لَلاَحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر اس بستی کے مسلمانو اور مومنو اور بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم تمہارے لئے اور ہمارے لئے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔

(۳۴) زکوٰۃ و صدقہ دینے والے کو دعا دینا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص زکوٰۃ یا صدقہ لا کر دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لئے دعا کرتے اور فرماتے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْھِمْ اے اللہ ان پر رحمت نازل فرما۔ (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب صلاۃ الامام ودعاءٔ لصاحب الصدقۃ) اگر وہ شخص موجود ہوتا تو صَلِّ عَلَیْكَ فرماتے ۔ اگر غائب ہوتا تو صَلِّ عَلَیْهِ فرماتے اگر کئی لوگ ہوتے تو صَلِّ عَلَیْھِمْ فرماتے۔

(۳۵) قیام گاہ کی دعا

کسی جگہ رات گذارنا ہو تو مندرجہ ذیل دعا پڑھیں اس جگہ اسے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء باب فی التعوذ)

ترجمہ: میں اللہ کے مکمل کلمات کے واسطے سے اس کی مخلوقات کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(۳۶) شریر کے شر سے بچنے کی دعا

کسی شریر کے شر کا اندیشہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ .(سنن ابو داؤد کتاب الوتر، ما یقول الرجل اذا خاف قوما)

ترجمہ: اے اللہ بے شک ہم آپ کو ان کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں اور ان کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

(۳۷) دولھا دلہن کے لیے دعا

جب ایجاب وقبول ہو جائے تو دولھا و دلہن کو یہ دعا دینی چاہیے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ (سنن ابی داؤد، کتاب النکاح باب ما یقال للمتزوج)

ترجمہ: اللہ تم پر اور تمہارے لئے برکت عطا فرمائے اور تم دونوں کو بھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔ دولہا جب دلہن کے پاس جائے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسَأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَّشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ (سنن ابی داؤد کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس کی بھلائی کو اور اس کی فطرت کی بھلائی کو مانگتا ہوں

اوراس کے شراوراس کی فطرت کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(۳۸) رنج وغم سے پناہ کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رنج وغم سے پناہ مانگتے تھے اور فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (صحیح بخاری، کتاب الدعوات ، باب الاستعاذة من الجبن)

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں رنج وغم وعاجزی وبخیلی اور بزدلی اور لوگوں کے غلبہ سے۔

(۳۹) بدبختی سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ جِھْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرْكِ الشِّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ (البخاری، کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں آزمائش کی سختی سے اور بدبختی کے آنے سے اور برے فیصلے سے اور دشمنوں کے مذاق اڑانے سے۔

(۴۰) حاجت کی نماز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ سے یا کسی انسان سے حاجت ہو تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے۔ اور سلام پھیرنے کے بعد اللہ کی تعریف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا رحمت وسلامتی کرے اور اپنی حاجت کو پیش کرے اور اللہ سے مدد مانگے۔ اس کے بعد اللہ کی تعریف اور نبی پر درود وسلام سے دعا ختم کرے۔ (سنن ابی داؤد،

کتاب الصلاۃ، باب الدعاء)

(۴۱) دعا کا سجدہ

جب کوئی خاص ضرورت ہو تو نماز کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور اللہ کی حمد وثنا اور نبی پر درود وسلام کے بعد گڑ گڑا کر اپنی حاجت پیش کرے۔ ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ البتہ نماز کے سجدہ میں صرف مسنون دعاؤں پر اکتفا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے پروردگار سے زیادہ قریب ہوجاتا ہے اس لئے سجدہ میں خوب مانگا کرو۔ (مسلم، کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود)

(۴۲) ذکر واذکار

انسان کی زبان خطرناک چیز ہے اور کثرت سے استعمال ہونے والی چیز ہے اگر اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا جائے تو گناہوں کے انبار لگا دیتی ہے۔ اس لئے پیارے کلمات میں زبان کو مشغول رکھنا چاہیے۔

ذکر الٰہی کی بہت فضیلت ہے بلکہ اس کا حکم ہے۔ ارشاد الٰہی ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿۴۱﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿۴۲﴾ (الاحزاب) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرو"۔ یعنی ہمیشہ اللہ کو یاد کرتے رہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام مجھے زیادہ لگتے ہیں، آپ مجھے ایک چیز کا حکم دیجئے جس سے میں چمٹ جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنا چاہیے۔

اللہ کا ذکر پیارے کلمات کی ادائیگی سے ہوتا ہے جن میں اللہ کی بڑائی، پاکی، تعریف اور توحید کا بیان ہو یعنی الحمد للہ۔ سبحان اللہ۔ اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔ استغفر اللہ۔ سبحان اللہ بحمدہ اور سبحان اللہ العظیم وغیرہ۔

(۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمات زبان پر آسان ہیں اور ثواب میں بھاری ہیں اور رحمن کو بہت پسند ہیں۔ سبحان اللہ بحمدہ اور سبحان اللہ العظیم، (متفق علیہ)

(۲) ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پاکی صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ کا ثواب پلڑے کو بھر دے گا اور سبحان اللہ و الحمد للہ کا ثواب آسمانوں اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔

(۳) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: کیا میں تم کو جنت کا ایک خزانہ نہ بتلاؤں میں نے کہا: ضرور اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ (متفق علیہ)

(۴) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، دس دفعہ کہا اس کو اسماعیل علیہ السلام کی چار اولاد کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (متفق علیہ)

(۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا مجھے دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (مسلم)

اللہ عزوجل مغفرت طلب کرنے سے خوش ہوتا ہے۔ اور بندے کی غلطیوں کو معاف

فرماتا ہے۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا: اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا○ (نوح:۱۰) ترجمہ: تم تمہارے پروردگار سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت مغفرت کرنے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے، اللہ اس کو رنج وغم اور تنگی سے نجات دے کر ایسی جگہ سے عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان نہیں ہوتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب فی الاستعاذۃ)

استغفار کے فضائل بہت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے استغفار کرتے تھے استغفار کے لئے کئی الفاظ ہیں۔ سب سے مختصر استغفر اللہ ہے یعنی میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔

اس کے علاوہ "استغفر اللہ و اتوب الیہ" میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اور استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ (سنن ابی داؤد: ۱۵۱۷) ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ انتہائی زندہ خوب تھامنے والا ہے۔ اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں" اس کے علاوہ سید الاستغفار ہے استغفار کثرت سے کرنا چاہیے۔

(۴۳) تسبیحات

اللہ کو ہر عیب ونقص وکوتاہی سے پاک قرار دینا تسبیح کہلاتا ہے۔ اللہ کو تسبیح پسند ہے اس لئے اس نے کئی سورتوں کی ابتداء تسبیح سے فرمائی ہے۔ مندرجہ ذیل تسبیحات احادیث میں وارد ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے اللہ کو بہت پسند ہیں اجر وثواب میں بہت ہیں اور بولنے میں آسان ہیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ و سبحان اللہ العظیم ۔ میں اللہ کی پاکی

بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بہت عظمت والا ہے۔(البخاری کتاب التوحید)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر فرض نماز کے بعد سبحان اللہ دس دفعہ اور بعض روایات میں تینتیس دفعہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مندرجہ ذیل ذکر کی بہت فضیلت ثابت ہے۔ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَ رِضَىٰ نَفْسِهِ وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ (مسلم کتاب الذکر باب التسبیح) میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ اس کی مخلوقات کی تعداد کے جیسا اور اس کی ذات کی رضامندی تک اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کی حد تک۔

(۴۴) لاحول ولاقوۃ الا باللہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ یعنی نہ کوئی طاقت ہے اور نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ ہی کی طرف سے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں ہے، مگر اللہ کی حفاظت کے ذریعہ اور عبادت کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے (کشف الاسناد زوائد بزار)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا حول و لا قوۃ الا باللہ جنت کا ایک خزانہ ہے (البخاری، کتاب الدعوات:۶۴۰۹) رنج وغم کے وقت کثرت سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے سے رنج وغم دور ہوتا ہے۔

(۴۵) متفرق دعائیں

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا صبح وشام پڑھنے کی ہدایت کی۔ یَا

حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ فَأَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلِّهٖ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرَفَةَ عَیْنٍ (النسائی ۵۸۰، المستدرک ۱/ ۵۴۵)

اے زندہ ذات! قائم رکھنے والی ذات میں تیری رحمت کی دہائی دیتا ہوں۔ میرے سارے معاملات کو درست کر دے اور مجھ کو پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر دے۔

۲۔ أَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (سنن ابی داؤد کتاب الادب)

اے اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرما۔ اے اللہ میری سماعت میں عافیت عطا فرما۔ اے اللہ میری بصارت میں عافیت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

۳۔ أَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ اللّٰھُمَّ اِنِّی أَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَأَھْلِیْ وَمَالِیْ اللّٰھُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِیْ وَآمِنْ رَوْعَاتِیْ اللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے معافی اور عافیت مانگتا ہوں میرے دین اور میری دنیا میں اور میری اہل و میرے مال میں اے اللہ میرے عیوب کو چھپا دے اور خوف کی چیزوں سے امن دے، میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے، اے اللہ تو میری حفاظت فرما۔ میرے سامنے سے اور میرے اوپر سے میں تیرے عظمت کے واسطے سے مانگتا ہوں تو مجھے میرے نیچے کی ہلاکت سے بچا۔

أَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا (سنن ابن

ماجہ کتاب الصلوٰۃ)

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں مفید علم کو اور پاکیزہ روزی کو اور مقبول عمل کو۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ أَنْتَ ۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین)

اے اللہ میرے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور کھلے گناہوں کو معاف کردے میرے ان گناہوں کو بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود حق نہیں ہے۔

۵۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (صحیح بخاری)

اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود حق نہیں ہے۔ اس کا کوئی حصہ دار نہیں ہے۔ اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اے اللہ تو جس کو دے اس کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔ اور تو جس کو روک دے کوئی دے نہیں سکتا ہے۔ اور مال والے کو اس کا مال تیرے مقابلہ میں کام نہیں آسکتا ہے۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (سنن النسائی کتاب السھو)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور فقیری اور عذاب قبر سے۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ لِيْ عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (سنن النسائی کتاب السھو)

اے اللہ تو میرے لئے میرے دین کو درست کر دے جس کو تو نے میرے لئے بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور میرے لئے میری دنیا کو سنوار دے جس میں میری معیشت ہے۔ اے اللہ میں تیری رضا کے ذریعہ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور تیری معافی کے ذریعہ تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے عذاب سے تیری رحمت کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں۔ تو جس کو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ اور جسے تو محروم کر دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور تیرے فیصلہ کو کوئی ٹال نہیں سکتا ہے اور دولت والے کو تیرے مقابل دولت مندی کام نہیں آسکتی ہے۔

۸۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَرِزۡقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا (سنن ابی ماجه)

اے اللہ میں تجھ سے اچھی روزی اور مفید علم اور مقبول عمل کی توفیق مانگتا ہوں۔

۹۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡھُدٰی وَ التُّقٰی وَ الۡعَفَافَ وَ الۡغِنٰی۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ اور پاک دامنی اور بے نیازی مانگتا ہوں۔

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذَنۡبِیۡ وَ وَسِّعۡ لِیۡ فِیۡ دَارِیۡ وَ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡ رِزۡقِیۡ (الترمذی، کتاب الدعوات)

اے اللہ میرے گناہ کی مغفرت فرما اور میرے لئے میرے گھر کو کشادہ کر دے اور میرے رزق میں میرے لئے برکت عطا فرما۔

۱۱۔ رَبِّ اَعِنِّیۡ وَلَا تُعِنۡ عَلَیَّ وَ انۡصُرۡنِیۡ وَلَا تَنۡصُرۡ عَلَیَّ وَامۡکُرۡلِیۡ وَ لَا تَمۡکُرۡ عَلَیَّ وَ اھۡدِنِیۡ وَ یَسِّرِ الۡھُدٰی لِیۡ وَ انۡصُرۡ عَلٰی مَنۡ بَغٰی عَلَیَّ وَاجۡعَلۡنِیۡ لَكَ شَکَّارًا لِكَ ذَکَّارًا لَكَ رَھَابًا لَكَ مِطۡوَاعًا مُخۡبِتًا اِلَیۡكَ اَوَّاھًا مُنِیۡبًا۔ رَبِّ تَقَبَّلۡ تَوۡبَتِیۡ وَ اغۡسِلۡ حَوۡبَتِیۡ وَ أَجِبۡ دَعۡوَتِیۡ وَ ثَبِّتۡ حُجَّتِیۡ وَ سَدِّدۡ

لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ)

اے میرے پروردگار میری مدد فرما میرے خلاف مدد نہ کر اور میرے لئے چال چل اور میرے خلاف مکر نہ کر اور مجھے ہدایت دے اور میرے لئے ہدایت کو آسان کردے اور مدد فرما اس شخص کے خلاف جو مجھ پر سرکشی کرے۔ اے میرے پروردگار مجھے تیرا بہت شکر گذار بنادے اور تجھے خوب یاد کرنیوالا بنادے۔ تجھ سے بہت ڈرنے والا بنادے اور تیری بہت اطاعت کرنے والا بنادے اور تیرا حکم ماننے والا بنادے خوب عاجزی کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنادے۔ اے میرے پروردگار میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ کو دھودے اور میری دعا کو قبول فرما اور میری دلیل کو مضبوط بنادے اور میری زبان کو درست کردے اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے کے کینہ کو نکال دے۔

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَأَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (سنن ترمذی کتاب الدعوات)

اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کو مانگتا ہوں اور ان کی محبت کو جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور اس عمل کو جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ تو تیری محبت کو میری جان اور میرے گھر والوں اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنادے۔

۱۳۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ (البیہقی الدعوات لکبیر)

اے اللہ میں تجھ سے صحت اور پاک دامنی اور امانت داری اور اچھے اخلاق اور تقدیر سے راضی ہونے کو مانگتا ہوں۔

(۴۶) آیاتِ رقیہ (جھاڑ پھونک)

قرآن کریم ہدایت کے لئے نازل ہوا، تا کہ بندہ بندگی کے طریقے سے واقف ہوجائے اور حلال وحرام میں تمیز کرے اور قرآن پڑھ کر غور کرے اور زندگی کے معاملات میں رہنمائی حاصل کرے اور آنیوالی زندگی میں ابدی ناکامی اور عذاب سے نجات حاصل کر کے اللہ کے عظیم الشان مہمان خانہ میں داخل ہوجائے اور ہمیشہ کی کامیابی سے سرفراز ہوجائے۔ قرآن کریم کی بعض آیات سے جسمانی وذہنی تکالیف بھی دور ہوتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض جسمانی وذہنی تکالیف کا علاج آیات قرآن کریم کے دم کرنے سے ثابت ہے۔ بالخصوص جب دوا اور مادی علاج میسر نہ ہو تو اللہ کے کلام سے شفا حاصل ہوسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں اس علاج کے دلائل ہیں۔

سورۂ الفاتحہ کی فضیلت

(۱) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں تھے، ایک مقام پر ٹھہرے تھے کہ ایک لڑکی آئی اور اس نے کہا: یہاں کی آبادی کے سردار کو کیڑے نے ڈنک مارا ہے اور ہمارے لوگ نہیں ہیں، کیا آپ میں سے کوئی جھاڑ پھونک کرسکتا ہے، ہم میں ایک آدمی اس کے ساتھ روانہ ہوا جس کے جھاڑ پھونک کے متعلق ہم کو علم نہ تھا۔ اس نے اس شخص کو دم کیا تو وہ چنگا ہوگیا۔ اس سردار نے اس کے لئے تیس بکریوں کا حکم دیا۔ اور دودھ پلایا۔ جب وہ شخص لوٹا تو ہم نے اس سے کہا: کیا تم کو جھاڑ پھونک آتا تھا؟ اس نے کہا: میں نے صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے۔ ہم نے آپس میں کہا کہ ان بکریوں کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کرو یہاں تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچیں اور آپ سے اس کے متعلق دریافت نہ کرلیں۔ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اس کو کس نے بتایا کہ اس سورہ سے دم کیا جا سکتا ہے؟ تم ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور میرا بھی حصہ لگاؤ۔ (البخاری، کتاب فضائل القرآن)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تکلیف کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر پڑھنے والا ضرورتمند ہو اور مریض مالدار ہو تو اس سے معاوضہ لیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر میں تھے اور ان کا توشہ ختم ہو چکا تھا اور وہ مریض سردار و مالدار تھا۔ یہ اتفاقی بات ہے، جھاڑ پھونک کو مستقل پیشہ بنانا اور اس کو ذریعہ آمدنی بنانا سلف صالحین سے ثابت نہیں ہے۔

آیت الکرسی کی فضیلت

(۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فطرہ کے اناج کی نگرانی کا ذمہ دار بنایا۔ رات میں ایک شخص آیا اور اناج کو کپڑے میں بھرنے لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: میں تجھ کو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ وہ اپنی فقیری اور بیوی بچوں کی ضرورت بیان کرنے لگا اور وعدہ کیا کہ آئندہ ایسا کام نہیں کروں گا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تمہاری قیدی کہاں ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اپنی محتاجی بیان کیا اور آئندہ نہ کرنے کا وعدہ کیا، میں نے اس کو چھوڑ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے وہ ضرور آئے گا''۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا۔ ویسے ہی ہوا وہ دوسری رات بھی آیا اور تیسری رات بھی آیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھ کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا، تو وعدہ کرتا ہے اور خلاف ورزی کرتا ہے۔ میں تجھ کو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں تم کو ایک چیز بتلاتا ہوں اگر تم اس کو کرو گے تو شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا، جب تم بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لو، صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ یعنی تمہارا مال محفوظ رہے گا۔ صبح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر چہ وہ

جھوٹا ہے لیکن اس کی یہ بات سچ ہے۔ مال کے تحفظ کے لئے آیت الکرسی پڑھ کر دم کرنا مفید ہے۔ (البخاری، فضائل القرآن)

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں

(۳) ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو رات میں سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ .... الخ) پڑھے گا وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ یعنی اس رات ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ (البخاری، کتاب فضائل القرآن)

سورۂ مومنون کی آخری چار آیتیں

(۴) محدث ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے، حسن بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک ذہنی خلل میں مبتلا شخص پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گذرے تو اس کے کان میں سورۃ المومنون کی آخری چار آیات، اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ ... آخر تک پڑھا۔ وہ چنگا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتلایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ آیات جب کان میں پڑھی جاتی ہیں تو اس کو جلا دیتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص ان آیات کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ ہٹ جائے گا۔

سورۂ یٰس کی فضیلت

(۵) امام احمد بن حنبل نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم سورۂ یٰس کو تمہارے مرنے والوں پر پڑھو''، یعنی جو شخص سکرات میں مبتلا ہو اور اس کی روح کے نکلنے میں مشقت ہو رہی ہو تو اس کے پاس سورۂ یٰس پڑھنے سے روح کے نکلنے میں آسانی ہو جاتی ہے اور وہ شخص سکرات کی تکلیف سے نجات پا جاتا ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے اس سورۃ کی خصوصیت یہ ہے کہ کوئی مشکل حالت میں اس کی تلاوت کی جائے تو وہ معاملہ آسان ہو جاتا ہے، سکرات میں مبتلا شخص کے پاس پڑھنے سے رحمت و برکت نازل ہوتی ہے اور روح کے نکلنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

سورۂ واقعہ کی فضیلت

(٦) محدث ابن عساکر نے روایت کیا ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے آئے۔ پوچھا کیا تکلیف ہے؟ جواب دیا، گناہوں سے ڈر رہا ہوں۔ پوچھا: کسی چیز کی خواہش ہے؟ جواب دیا، میرے رب کی رحمت چاہتا ہوں عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کسی طبیب کو بلاؤں؟ جواب دیا: طبیب ہی نے مجھے بیمار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: مال کا انتظام کروں؟ جواب دیا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے بعد آپ کی بیٹیوں کے کام آئے گا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کو ان کے متعلق فقر و فاقہ کا اندیشہ ہے؟ میں نے میری بیٹیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کریں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو ہر رات سورۃ الواقعۃ کی تلاوت کرے گا اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

معوذتین کی فضیلت

(٧) امام مالک نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے آپ پر معوذتین، پڑھ کر دم کیا کرتے تھے، جب آپ کی بیماری سخت ہوگئی تو میں آپ کے ہاتھ پر معوذتین کا دم کرتی اور آپ کے جسم پر پھراتی تھی آپ کے ہاتھ کی برکت کی وجہ سے۔

امام ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگتے تھے۔ جب معوذتین نازل ہوئیں تو

آپ ان سے دم کرتے تھے اور باقی تعوذات کو چھوڑ دیا۔

امام احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو ہوا تو اللہ عز وجل نے معوذتین نازل کیا، جبرئیل علیہ السلام ان کو پڑھ کر آپ پر دم کرتے تھے اور جادو کی گرہیں کھلتی جاتی تھیں یہاں تک کہ ساری گرہیں کھل گئیں اور آپ کو ایسے محسوس ہوا کہ آپ بندھے ہوئے تھے اور اب آزاد ہو گئے۔ جبرئیل علیہ السلام فرماتے تھے: بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ أَوْ عَيْنٍ اللهُ يَشْفِيْكَ۔

تعوذ کی فضیلت

(۸) اللہ عز وجل نے فرمایا: وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ ؕ إِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (الاعراف:۲۰۰) ترجمہ: اگر تم کو شیطان کی طرف سے اُکساہٹ پہنچے تو تم ضرور اللہ کی پناہ پکڑو۔ یقیناً وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔''

شیطان کی اُکساہٹ دو طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) بے حیائی و بدکاری کی (۲) ظلم و ستم کی۔ جب دل میں ایسے خیالات و جذبات آئیں تو فوری اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتا رہے اور بار بار پڑھتا جائے یہاں تک کہ یہ شیطانی جذبات اور وسوسے دور ہو جائیں۔

نوٹ: قرآن کریم کی دیگر بعض سورتیں اور آیات مختلف جسمانی و روحانی امراض میں تجربہ سے مفید ثابت ہوئیں ہیں، اگر کسی شخص کو کوئی آیت یا سورہ کسی جسمانی و روحانی مرض میں موثر ثابت ہو تو اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ علاج کے باب میں وسعت ہے۔

انبیاءِ کرام اور نیک لوگوں کی دعائیں

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں مردود شیطان کے شر سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا، بہت مہربان ہے۔

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ آمِيْنَ۔

”ساری تعریف اللہ کے لئے مناسب ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو نہایت رحم کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ وہ بدلہ کے دن کا مالک ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ تو ہمیں سیدھے راستے کی رہنمائی دے، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا۔ ہماری دعا کو قبول فرما۔“

۲۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۲۷ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۲۸ (البقرة)

”اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے عمل کو قبول فرما، تو ہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد

میں سے ایک گروہ کو تیرا فرمانبردار بنا لے اور ہمیں ہماری عبادتوں کی تعلیم دے اور تو ہماری توبہ قبول فرما۔ یقینا تو خوب توبہ قبول کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔''

۳۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (البقرة)

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لے۔''

۴۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ (البقرة)

''اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کو انڈیل دے اور ہمارے قدموں کو جما دے اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔''

۵۔ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ (البقرة)

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ اے ہمارے پروردگار! ہم تیری مغفرت مانگتے ہیں اور تیرے ہی حضور ہمیں حاضر ہونا ہے۔''

۶۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ (البقرة)

''اے ہمارے پروردگار! ہم بھول جائیں یا غلطی کر دیں تو ہم کو نہ پکڑ۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہیں ہے اور ہم کو معاف

کر دے اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا آقا ہے اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔'' (ہماری دعا قبول فرما)

۷۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧ (ال عمران)

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقینا تو بہت عطا کرنے والا ہے۔''

۸۔ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ⑯ (ال عمران)

''اے ہمارے پروردگار! بیشک ہم ایمان لائے ہیں تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچالے۔''

۹۔ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۚ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ㉖ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ㉗ (ال عمران)

''اے اللہ! ساری بادشاہت کے مالک! تو جسے چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے اور تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے یقینا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے اور جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب عنایت فرماتا ہے۔''

۱۰۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴿۵۳﴾
(ال عمران)

”اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے نازل کردہ کلام پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی پیروی کی تو ہمیں گواہوں میں لکھ دے۔“

۱۱۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴿۱۴۷﴾(ال عمران)

”اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما اور ہمارے معاملہ میں ہماری زیادتی کو معاف فرما اور ہمارے قدموں کو جما دے اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔“

۱۲۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴿۱۹۴﴾
(ال عمران)

”اے ہمارے پروردگار! تو نے زمین و آسمانوں کو بے مقصد نہیں پیدا کیا ہے۔ تو ہر عیب سے پاک ہے تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ جس کو تو نے جہنم میں داخل کر دیا تو نے اس کو رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی دعوت دے رہا تھا پس ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہماری برائیوں کو مٹا دے اور

ہمیں نیکوں کے ساتھ اٹھالے۔اے ہمارے پروردگار! تو نے تیرے رسولوں کی زبانی جو وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا کر اور ہم کو قیامت کے دن ذلیل نہ کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔"

۱۴۔ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۔۔۔(الأعراف)

"تو ہی ہمارا آقا ہے۔پس تو ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے اچھا مغفرت کرنے والا ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی، بے شک ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔"

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴿۲۳﴾ (الأعراف)

"اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم واقعی نقصان والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

۱۵۔ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ﴿۱۰۱﴾ (یوسف)

"اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! تو دنیا و آخرت میں میرے کام بنانے والا ہے۔تو مجھے فرمانبرداری کی حالت میں موت دے اور نیکوں کے ساتھ ملا دے۔"

۱۶۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴿۴۱﴾ (ابراھیم)

"اے میرے پروردگار! تو مجھ کو اہتمام کے ساتھ نماز کو ادا کرنے والا بنادے اور میرے اولاد کو بھی۔اے ہمارے پروردگار! تو میری دعا کو قبول فرما۔اے

ہمارے پروردگار! حساب کے دن تو میری مغفرت فرما اور میرے والدین کی اور ایمان والوں کی۔"

۱۷۔ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ﴿۸۰﴾ (الاسراء)

"اے میرے رب! تو مجھے سچی جگہ داخل کرا اور سچائی کی جگہ سے نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے زبردست مدد عطا فرما۔"

۱۸۔ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۸۳﴾ (الانبیاء)

"بے شک مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

۱۹۔ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۸۷﴾ (الانبیاء)

"تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تو ہر عیب سے پاک ہے۔ یقینا میں ظالموں میں سے ہوں۔"

۲۰۔ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ﴿۸۹﴾ (الانبیاء)

"اے میرے پروردگار! تو مجھے تنہا نہ چھوڑ۔ تو بہترین وارث ہے۔"

۲۱۔ رَّبِّ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوۡذُ بِكَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ ﴿۹۸﴾ (المؤمنون)

"اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ پر سوار ہو جائیں۔"

۲۲۔ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ (الفرقان)

"اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے یقینا جہنم کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔"

۲۳۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ﴿۷۴﴾ (الفرقان)

”اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے جوڑوں اور ہمارے اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور ہم کو پرہیز گاروں کا پیشوا بنادے۔“

۲۴۔ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ (الشعراء)

”اے میرے رب! مجھے فہم ومعرفت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملا دے، اور بعد والوں میں میرا ذکر خیر باقی رکھ اور مجھے نعمتوں کی جنت کے وارثین میں بنادے۔“

۲۵۔ رَبِّ أَوْزِعْنِيْٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَأَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ (النمل)

”اے میرے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور مجھے توفیق دے کہ میں تیرے پسندیدہ اعمال کرتا رہوں اور تو مجھ کو اپنی رحمت کے ذریعہ تیرے نیک بندوں میں داخل کر دے۔“

۲۶۔ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۸﴾ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ (المؤمن)

”اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر لیا ہے، پس تو ان کی

مغفرت فرما جو توبہ کئے اور تیرے راستہ کی پیروی کئے اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے پروردگار! تو انہیں عدن کی جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں، بیویوں اور اولاد میں سے جو درست ہوئے ان کو بھی عدن کے باغات میں داخل فرما، یقیناً تو ہی غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور تو ان کو مصیبتوں سے محفوظ رکھ۔ اس دن تو نے جس کو مصیبتوں سے بچالیا واقعی تو نے ان پر رحم کر دیا اور وہی عظیم الشان کامیابی ہے۔"

۲۷۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ⑩ (الحشر)

"اے ہمارے پروردگار! تو ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان کی راہ میں گذر چکے ہیں، اور ایمان والوں کے خلاف ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال، بے شک تو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

۲۸۔ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ (الممتحنة)

"اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع ہوئے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا اور اے ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت فرما، یقیناً تو ہی بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔"

۲۹۔ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑧ (التحریم)

"اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہماری

مغفرت فرما یقینا تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“

۳۰۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ (الفلق)

”اے نبی! آپ کہئے کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں، ہر چیز کی بُرائی سے جو اس نے پیدا کیا ہے، اور شب کی تاریکی کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے، اور گرہوں پر پھونکنے والیوں (جادوگرنیوں) کی برائی سے، اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرنے لگے۔“

۳۱۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ (الناس)

”اے نبی! آپ کہئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی، لوگوں کے معبود برحق کی، وسوسہ انداز کی برائی سے (نیکیوں سے) پیچھے کرنے والے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔“

حمد باری تعالیٰ

اے دو جہاں کے والی !
اے گلشنوں کے مالی !
ہر چیز سے ہے ظاہر حکمت تری نرالی
تیرے ہی فیض سے ہے سر سبز ڈالی ڈالی
پتوں میں تیری رنگت پھولوں میں تیری لالی
یہ سلسلہ جہاں کا !
دنیا کے گلستاں کا !
پھولوں بھری زمیں کا تاروں کا آسماں کا
سارا ہے کام تیرا پیارا ہے نام تیرا
یہ خاک، آگ، پانی
ہے تیری مہربانی
ہر دم ہوا کے لب پر ہے تیری ہی کہانی
اونچے پہاڑ چپ ہیں دے کر تری نشانی
ہے دم قدم سے تیرے دریاؤں میں روانی
ہر بحر اور بر میں
ہر خشک اور تر میں
ہر بیج اور شجر میں ہر شاخ ہر ثمر میں
ہے فیضِ عام تیرا پیارا ہے نام تیرا
تو نے ہمیں بنایا
اور سوچنا سکھایا
ہر شئی میں ہم نے دیکھا تیرے کام کا سایا
جس راستہ میں ڈھونڈا تیرا نشان پایا
خالق ہے تو خدا یا ! مالک ہے تو خدایا
انسان بھی ہیں تیرے
حیوان بھی ہیں تیرے
جاں دار بھی ہیں تیرے بے جان بھی ہیں تیرے
ہر اک غلام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

یا رب!

یا رب! دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے ، جو روح کو تڑپا دے
پھر وادی فاراں کے ہر ذرّے کو چمکا دے
پھر شوق تماشا دے، پھر ذوق تقاضا دے
محروم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے
پیدا دل ویراں میں پھر شورش محشر کر
اس محمل خالی کو پھر شاہد لیلا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے
رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
خودداریِ ساحل دے، آزادی دریا دے
بے لوث محبت ہو، بے باک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر، دل صورت مینا دے
احساس عنایت کر آثارِ مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے
میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں ، محتاج کو داتا دے